

ذُعا انسانی ضرورت

ذُعا مانگنے کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنا کہ انسان کا مذہب ہے۔ ذُعا دراصل اس بات کا اظہار ہے کہ خدا کی ذات ہی کامل اور قابلِ ستائش ہے۔ انسان شروع سے لے کر اب تک ذُعا مانگتا چلا آ رہا ہے اور انسانی دکھوں مصیبتوں پر قابو پانے اور اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ ذُعا کا سہارا لیتا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب کی عمارت اسی پر مبنی ہے۔ بے شک دنیا میں تمام مذاہب میں عبادت کے طریقے مختلف ہیں مگر ان میں اگر کوئی چیز مشترک ہے تو یقیناً وہ ذُعا ہے۔ مذاہب کی تاریخ سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہر مذہب کی تعلیمات میں ذُعا کو امتیازی جگہ دی گئی ہے۔ کسی مقصد کی کامیابی کے لئے صرف عمل کافی نہیں ہوتا بلکہ کوشش اور عمل کے ساتھ ذُعا کا دامن بھی ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیے کیونکہ ہم ہر حال میں خدا کے محتاج ہیں۔ ذُعا سے سکونِ قلب جیسی بڑی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ مادی لحاظ سے انسان جتنا بھی امیر ہو ضروری نہیں کہ اس کو دلی سکون بھی میسر ہوں۔ ذُعا کرنے سے انسان کے دل کو سکون ملتا ہے۔ اگر زندگی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہم مایوس، پریشان اور بے چین اس لئے ہوتے ہیں کہ ہم نے خدا کی بجائے کہیں اور اُمید لگائی ہوتی ہیں اور جب وہ اُمید پوری نہیں ہوتی تو پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ناکام وہی لوگ ہوتے ہیں جس کی اُمیدیں دنیا والوں سے ہوتی ہیں۔ جب انسان کی اُمید خدا سے ہوتی ہے تو پھر وہ اُمید پوری ہو جاتی ہے اور انسان زندگی میں نہ تو کبھی ناکام ہوتا ہے نہ ہی کبھی ہار سکتا ہے۔ انسان ہوتے ہوئے زندگی میں کئی دفعہ ہم اس بات سے بھی پریشان ہو جاتے ہیں کہ ہماری ذُعا نیک قبول نہیں ہوتی تو ذُعا مانگنے کا کیا فائدہ؟ لیکن خدا اُس وقت ہمیں آزما رہا ہوتا ہے کہ میرا یہ بندہ کب تک وفادار رہتا ہے اور یا تو جو ہم مانگ رہے ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے مفید نہیں ہوتا۔ کیونکہ خدا کبھی اپنے بندوں کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ خدا ہماری ہر ضرورت جانتا ہے ضروری نہیں کہ ہم مانگیں تو وہ تبھی نوازے۔ وہ رحیم باپ تو بندوں کی بولیاں بھی سنتا ہے۔ کیونکہ ہمارا آسمانی باپ ہمارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا کہ ہم کن چیزوں کی محتاج ہیں۔ لیکن یقیناً وہ ہمیں دینا ضرور ہے پر وہ چیز دیتا ہے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہوتی ہے اور جس وقت پر ضروری ہے اس وقت پر دیتا ہے۔ بعض اوقات ہم یہ کہتے ہیں کہ خدا ہماری ذُعا سنتا نہیں ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا ذُعا تو سنتا ہے لیکن وہ ہمیں ہمارے خوشی کی چیز دینے کے لئے صحیح وقت کا انتظار کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی چیز ہمیں مانگنے سے بھی نہیں مل رہی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز ہمارے لئے بہتر نہیں ہے اور پھر شاید یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا تو دیتا ہے لیکن ہمیں مانگنا نہیں آتا۔ ہمیں ذُعا کرنا نہیں آتا۔ مثال کے طور پر اگر والدین بچے کو بازار لے کر جائیں تو بچہ اس چیز کو لینے کی خواہش ظاہر کرے جو اُس کو پسند ہے۔ مگر ماں باپ بچے کو وہ چیز لے کر دیں گے جس کی اس کو ضرورت ہے۔ اب اگر بچہ کہتا ہے کہ اسکے والدین اسکی کوئی خواہش پوری نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ماں باپ اسے پیار نہیں کرتے اس کی ضرورتوں کا خیال نہیں رکھتے۔ اسی طرح ہمارا آسمانی باپ بھی ہماری ضرورتوں کے مطابق سب کچھ مہیا کرتا ہے جس کی زندگی میں ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کبھی ہماری کوئی ذُعا نہ سنی جائے تو اس میں پریشانی اور مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ ذُعا سنی جائے یا نہ سنی جائے دعا کے بعد مصیبت دور ہو یا نہ ہو لیکن دل کو تسلی ضرور ہوتی ہے۔ خدا کے حضور گر گڑا کر دعا مانگنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور یقیناً

خدا ہی ایک ایسی ہستی ہے جو کبھی ہماری آنکھوں میں پریشانی کے آنسو دیکھ کر مذاق نہیں اڑاتا، کبھی ہماری خواہشات کا مذاق نہیں اڑاتا۔ اور جب زندگی میں مشکلات آئیں تو یہ مت کہو کہ خداوند ہماری زندگی میں یہ مشکلات کیوں؟ اتنی بڑی مشکلات کیوں میری زندگی میں بھیج دیں؟ بلکہ اپنی مشکلات کو یہ بتائیں کہ ہمارا خدا کتنا عظیم ہے کتنا بالاتر ہے۔ ایک مفکر نے کہا کہ اگر مصیبت بڑی ہو تو اس کو برداشت کرنے کے لیے دل بھی اتنا ہی بڑا ہونا چاہیے اور ایسی صورت حال میں ذعا ہی ہماری سب سے بڑی تسلی اور دلاسا ہوتی ہے۔ جب زندگی میں کبھی کسی مشکل کا سامنا ہو تو ہمیں یہ ذعا نہیں کرنی چاہیے کہ خدا مجھے اس مصیبت سے نجات دے بلکہ ہمیں خدا سے یہ ذعا کرنی چاہیے کہ ہمیں اس مصیبت کو برداشت کرنے کی طاقت عطا فرما۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر اس دنیا میں لوگ ذعا کا سہارا نہ لیا کرتے تو آج یہ دنیا ایک وسیع پاگل خانہ ہوتی۔ جب انسان ہر طرح سے مایوس ہو جاتا ہے تو ذعا اس کا سہارا بنتی ہے۔ جب ہم بے قرار ہو کر خدا کی طرف رجوع لاتے ہیں تو یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی شخص پورے خلوص سے خدا سے مانگے اس کا کوئی اچھا نتیجہ نہ نکلے۔ ایک امریکی ماہرین نفسیات نے کہا کہ جو شخص صحیح معنوں میں مذہب کا پابند ہوتا ہے وہ کبھی بھی ذہنی امراض کا شکار نہیں ہوتا۔ ہندو مت کے مہاتما گاندھی اپنی کتاب تلاش حق میں ذعا کے بارے میں تحریر کرتے ہیں جب مددگار کام نہیں آتے اور سہارے ٹوٹ جاتے ہیں تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ کہیں سے مدد پہنچی ہے۔ بعض اوقات تو ذعا ہماری توقعات سے بھی زیادہ ہماری مدد کرتی ہے۔ بعض اوقات ہماری تکلیفیں اتنی سنگین ہوتی ہیں جو ہر کسی کو بتا نہیں سکتے۔ ایسے حالات میں ذعا ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہماری زندگی کی بات کو خدا تک پہنچاتی ہے۔ اس لئے سب مذاہب نے اس کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ذعا کا دامن کبھی نہ چھوڑیں تاکہ خدا کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط رکھ سکیں۔